اشتعال انگیز کیا جائے تا کہ وہ ہمیں تمام قسم کی معلومات فراہم کریں، ہمیں حکم ملا کہ ان کے ساتھ بالجبر زیادتی کرو، اس کے بعد یہ عورتیں تمہیں کافی بڑی مقدار میں معلومات فراہم کرنے پر خود بخود تیار ہو جائیں گی ۔ کمیٹی: یہ حکم کس نے جاری کیا؟ یورگس: مجھ تک یہ حکم جنرل کسبن نے پہنچایا تھا اور اس نے کہا تھا کہ یہ حکم اوپر سے آیا ہے اور اس حکم پر تعمیل کرنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ کمیٹی: زیادتیاں کس طرح کی جاتی تھیں؟ یورگس: زیادتیاں کم از کم دو افسروں اور کئی امریکی فوجیوں کی موجودگی میں کی جاتی تھیں، کمیٹی کیا تم نے اس عمل کو جائز سمجھا؟ روںیگ: اغوا شدہ افراد کا ٹھکانہ جاننے کے لئے چند عراقی عورتوں سے زیادتی کرنا میرے نزدیک کوئی جرم نہیں بلکہ یہ عمل جنگی کارروائیوں کے درمیان جائز ہوتا ہے۔

کمیٹی: کیا اس کے علاوہ تمہارے پاس کوئی اور حل موجود نہ تھا؟ رو یگ: اس سوال کا جواب جنرل یورگس مجھ سے اچھا دے سکتے ہیں۔ کمیٹی ہاں جنرل یورگس تم بتاؤ؟ یورگس: ہم نے دیگر طریقے بھی استعمال کئے تھے جن میں عورتوں کو مارنا، پانی میں سونے پر مجبور کرنا، بعض عورتوں کو سونے نہ دینا اور انہیں چوبیس گھنٹے تک کھڑے ہونے پر مجبور کرنا وغیرہ، ہم نے بعض عورتوں کے بال وغیرہ بھی کاٹے مگر انھوں نے ہمیں کبھی بھی کچھ نہیں بتایا، اس وجہ سے ضروری ہو گیا تھا کہ ہم ان کے ساتھ زیادتی والے طریقے کو استعمال کریں۔ کمیٹی: کیا ان احکامات کو نافذ کرنے میں فوجی افراد بھی تمہاری مدد کرتے تھے؟ یورگس: فوجیوں میں سے اکثریت نے اس طریقے کو استعمال کرنے میں ہماری مدد کی۔ کمیٹی بچوں پر تشدد کرنے والے احکامات کو براہِ راست نافذ کرنے کی ذمہ داری کس کے سپرد کی گئی تھی؟ رو یگ: احکامات ابو غریب جیل کی انچارج بریگیڈیئر جنرل جینس کارپنسکی کی طرف بھیجے گئے تھے۔ کمیٹی: کارپنسکی نے بچوں کے خلاف ہونے والے اقدامات کے بارے میں تمہیں آگاہ کیا تھا؟ یورگس: بعض اقدامات کے بارے میں جنگی رپورٹوں میں بتایا گیا، جنرل کارپنسکی ان رپورٹوں کے حوالے سے مکمل طور پر آگاہ تھی، کمیٹی: رپورٹوں میں کیا کہا گیا؟ یورگس: رپورٹ میں بچوں کے جسم کے حصوں کو کاٹنے، تیز دھار آلات ان کے سروں پر مارنے اور کبھی کبھی ان کے جسم میں بعض اعضاء کو آگ سے جلانے کے بارے میں بتایا گیا۔

کمیٹی: تم لوگ یہ کرنے پر مجبور کیوں ہوئے جب کہ یہ بچے ہیں اور انہیں کچھ معلوم

نہیں؟ یورگس: میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں، لیکن یہ سب کچھ ہم ان کی بہنوں اور ماؤں کے سامنے کرتے تھے تاکہ انہیں معلومات فراہم کرنے پر مجبور کیا جاسکے۔ چونکہ صورتحال کافی پیچیدہ تھی اس لئے اس وقت ہم کچھ بھی کر گزر جانے کو بالکل تیار تھے۔ لیکن ابوغریب جیل کی انچارج کارپنسکی نے احکامات سے تجاوز کیا جس کی وجہ سے درجنوں بچے مرگئے۔ کمیٹی: کیا تم نے مرنے والے بچوں کو ان کے اقرباء کے حوالے کیا؟ یورگس: ہم نے یہ کام نہیں کیا بلکہ ہم نے خود ہی انہیں صحرا میں دفن کر دیا، ہم چاہتے تھے کہ ان کی مائیں اور بہنیں انہیں دفن کرنے میں شریک نہ ہوں مگر انہوں نے اصرار کیا جس کی وجہ سے ہمیں انہیں اپنے ساتھ لے جانا پڑا اور وہ مناظر بہت ہولناک تھے۔

کمیٹی: مسٹر رویگ! آپ سے سوال ہے کہ امریکی فوج نے عراقی نوجوانوں کے خلاف ٹارچر کے لئے انوکھے اور بہت خطرناک طریقے استعمال کئے، اس بارے میں تمہارے پاس کیا تفصیلات موجود ہیں؟ رویگ: پہلے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ میں نے اپنے سربراہوں کو لکھ بھیجا تھا کہ میں تشدد کے لئے استعمال ہونے والے بعض طریقوں کے خلاف ہوں اور میں نے اپنا اعتراض بھی درج کروادیا تھا مگر اب تک میری کسی نے نہیں سنی۔ کمیٹی: تم نے اپنا اعتراض کس کی طرف بھجوایا تھا؟ رویگ: میں نے بنیادی طور پر یہ اعتراض وزیر دفاع رمزفیلڈ کی طرف بجھوایا تھا، اسی طرح میں نے کنڈولیزا رائس کی طرف بھی ایک نوٹ بک بھیجی تھی جس میں، میں نے اپنے اعتراض کے اسباب تفصیلی طور پر درج کئے تھے۔ میں نے رائس سے یہ درخواست بھی کی تھی کہ وہ اس نوٹ بک کو صدر بش کے سامنے بھی پیش کرے۔ کمیٹی: کیا ہمیں اپنے اعتراضات کے بارے میں کچھ بتاؤ گے؟ رویگ: میرا اعتراض قیدیوں کے ساتھ ہونے والی تمام غیر اخلاقی حرکتوں کے خلاف تھا، بالخصوص جب مجھے علم ہوا کہ امریکی فوج میں موجود اکثر جنس پرست افراد کو عراق اس لئے بلایا گیا ہے تاکہ وہ ان قیدیوں کے ساتھ بدفعلی کریں، مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ قیدی نوجوان بدفعلی اور زیادتی کے خلاف شدت سے مزاحمت کرتے ہیں، بعض اوقات قیدی زیادتی کے خلاف مصر رہے تو اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے، میرا سب سے بڑا اعتراض قیدیوں پر ٹریننگ یافتہ کتوں کو استعمال کرنے پر تھا؟ کمیٹی: کتے قیدیوں کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ رویگ: میرے پاس اہم رپورٹیں اور تصویریں موجود ہیں جو مجھے موصول

ہونے کے ساتھ وزیر دفاع کے دفتر کو بھی موصول ہوئیں، تصویروں اور رپورٹوں کے مطابق کتوں کو مردوں کے نازک اعضا (شرم گاہ) کاٹنے کے لئے اسپیشل ٹریننگ دی گئی۔ جنرل کارپنسکی نے جب مجھے اس بارے میں بتایا اور اس طریقے کو استعمال کرنے پر پورا اطمینان ظاہر کیا تو میں نے اس سے کہا کہ یہ طریقہ غلط ہے اور کسی امریکی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ یہ طریقہ استعمال کرے۔

کمیٹی: کارپنسکی نے کیا جواب دیا؟ روگیگ: وہ عراقی نوجوانوں کو بغیر کسی لباس اور چادر کے مکمل برہنہ رکھنے پر مصر تھی۔ جو کوئی قیدی برہنہ رہنے کے خلاف احتجاج کرتا تو اسے فوراً ہلاک کر دیا جاتا تھا، قیدیوں کو برہنہ صف بندی کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا، دیوار میں نصب شدہ لوہے کے زنجیروں کے ساتھ ان کے پاؤں اور ہاتھ باندھ کر زبردستی ان کی ٹانگیں کھلوائی جاتی تھیں، پھر اچانک کتوں کو چھوڑ دیا جاتا تھا تاکہ وہ قیدیوں کے نازا اعضا پر جھپٹیں اور انہیں کاٹ کر پھینک دیں جو تصویریں مجھے موصول ہوئی ہیں وہ بہت بھیانک اور خون سے لت پت مناظر پر مشتمل ہیں۔ اکثر اوقات قیدیوں کے ساتھ کتوں کے ذریعے یہ طریقہ استعمال کرنے سے قیدی ہلاک ہو جاتے ہیں۔

کمیٹی: اس طریقہ کو استعمال کرنے سے ہلاک ہونے والے قیدیوں کی تعداد کتنی ہے؟ روگیگ: میری اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد 300 ہے۔ نازک اعضاء کٹ جانے کے بعد کچھ قیدی گھنٹوں تک شدید درد کی حالت میں زندہ رہتے تھے اور پھر وہ مرجاتے تھے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے فوجی ایسے مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کمیٹی: کیا عورتوں کے ساتھ یہی طریقہ استعمال کیا گیا؟ روگیگ: نہیں ہم نے عورتوں کے ساتھ یہ طریقہ استعمال نہیں کیا۔ کمیٹی: لیکن ہمارے پاس ایک لیڈی فوجی سے موصول ہونے والی رپورٹ موجود ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ عورتوں پر کتوں سے تشدد کیا گیا، جس کی وجہ سے کئی عورتیں اعصابی صدمے، خوف اور گھبراہٹ سے دو چار ہو کر ہلاک ہوگئی ہیں؟ کمیٹی: روگیگ! آپ سے سوال ہے کہ مردوں کے نازک اعضاء کو لچک دار تاروں کے ذریعے باندھ کر ٹارچر کرنے والے طریقے کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟ روگیگ: اس طریقہ کو استعمال کرنے کا مقصد عراقی نوجوانوں کو بغیر حرکت کے کھڑے ہونے پر مجبور کرنا ہوتا ہے۔ تاروں کو

لکڑی کے مضبوط پھٹوں کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے، آخر وقت تک تار سخت رہتی ہے، اگر کوئی ہلنے کی کوشش کرتا ہے تو تار مضبوط ہونے کی وجہ سے نازک اعضا میں گہری چوٹیں لگا دیتی ہے۔

کمیٹی: کیا ٹارچر کے اس طریقے کو استعمال کرنے پر تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں تھا؟ رویگ: سچ یہ ہے کہ میں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ کمیٹی: کیا ان چاروں میں کرنٹ موجود تھا جو کسی بھی لمحے قیدیوں کو شاک کرسکتا تھا؟ رویگ: بجلی کے شاک تین قیدیوں پر اس وقت چھوڑے گئے جب انہوں نے ان تاروں پر اعتراض کیا۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کرلیا روشن خیال اعتدال پسند اور مہذب امریکیوں کا بے کس عورتوں، بچوں اور جوانوں کے ساتھ ''مہذبانہ سلوک''۔ جی ہاں؟ یہ وہی امریکی ہیں جو شب و روز روشن خیالی، اعتدال پسندی، انسانی حقوق، آزادی اور رواداری کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، آپ شاید پہلی بار امریکیوں کے ان کرتوتوں سے واقف ہوئے ہوں گے، مگر امریکا کے خلاف جہاد کرنے والے بہت عرصہ سے ''مہذب بھیڑیوں'' کی نفسیات سے واقف ہیں۔ تبھی تو وہ اپنا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مفتی محمد نعیم ☆

پہلی سیرت انسائیکلوپیڈیا
سعودی عرب کی عظیم خدمت

اسلام نے خدمت کو بہت اہمیت دی ہے۔ یہ خدمت خواہ علمی ہو یا انسانی حیوانی ہو یا نباتاتی۔ یہی وجہ ہے بلاتخصیص ہر وہ علم جس سے انسانی فلاح مقصود ہو اس کے حصول کا حکم دیا گیا ہے۔ انسان خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اس کے مسائل حل کرنے اس کی مدد و خدمت کرنے کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ حیوانات واشجار کے حقوق بیان کئے گئے ہیں۔

غالباً یہی وجہ ہے برصغیر کے مسلم حکمرانوں نے ہر دور میں علم، انسان، حیوان اور شجر کی خدمت کی۔ مساجد وعلمی اداروں کا قیام شفاخانے وسرائے خانے جانوروں کے اصطبل اور معروف باغات کا وجود اس کا واضح ثبوت ہیں۔

عہد حاضر میں مسلم حکمرانوں کے کام عرب شیوخ نے انجام دیئے ہیں ہر ملک میں شاندار مساجد، مدارس، ہسپتال، اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں لیکن سب سے زیادہ حصہ سعودی عرب کا ہے جس نے اپنے ملک کے ہر اہم حصہ میں عظیم یونیورسٹیاں قائم کیں، بے شمار مساجد قائم کیں اور حرمین (مسجد حرام ومسجد نبویؐ) کی شاندار توسیع کی۔ شاندار پرنٹنگ پریس لگا کر کروڑوں کی تعداد میں بلا ترجمہ اور ترجمہ وتفسیر کے ساتھ دنیا کی ہر اہم زبان میں قرآن کریم شائع کئے اہم کتب احادیث شائع کر کے مفت تقسیم کی ہیں اس کے علاوہ دو عظیم انسائیکلوپیڈیا سرکاری سطح پر تیار کروائی گئی ہیں ایک مسلم ہسٹری / اور اسلامیات پر مشتمل ہے دوسری سیرت النبیؐ پر ہے۔

☆ چانسلر جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

طباعتی تعارف:

اس مضمون میں سیرت انسائیکلوپیڈیا کا ہی تعارف مقصود ہے جو کہ **وسوعة نضرة النعيم فى كمارم اخلاق الرسول الكريم/ موسوعة قيم اخلاق، التربية الأسلامية لما أمربه ونهى عنه فى الكتاب والسنة** کے نام سے ۱۲/ جلدوں میں A.4 سائز پر شائع ہوئی ہے اس موسوعة (انسائیکلوپیڈیا) کی تیاری میں جن افراد نے حصہ لیا ہے ان میں بیشتر کا تعلق سعودی عرب ہی سے ہے۔ صالح بن عبداللہ بن حمید امام وخطیب الحرم المکی اور عبدالرحمٰن بن محمد بن ملوح کے زیر نگرانی یہ کام ہوا ہے۔ **دارالوسیلة للنشر المملكة العربية السعودية** سے شائع ہوئی ہے رابطہ کا ذریعہ یہ ہے۔ ص۔ ب۔ ۷۴۷۹ جدہ ۲۱۴۶۲ فون ۶۶۵۹۸۶۴ فیکس ۶۶۴۷۳۳ (۰۰۹۶۶۲) (۱) پاکستان میں اس کے نسخے نایاب ہیں بہت طویل جدوجہد کے بعد خالد ایم اسحٰق ایڈوکیٹ لائبریری کے لئے میں نے اس کا ایک مکمل سیٹ حاصل کیا تھا اب یہ بہاولپور یونیورسٹی اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی لائبریریوں میں بھی موجود ہے۔

تصنیفی اسلوب:

اس انسائیکلوپیڈیا میں ۳۶۱ عنوانات کے تحت سیرت طیبہؐ کی روشنی میں اخلاق حمیدہ واخلاق مذمومیہ کے مباحث موجود ہیں (۲) مباحث کی ترتیب کا اسلوب یہ ہے کہ کسی ایک صفت مثلاً ''تقویٰ'' کو موضوع بحث بناتے ہوئے پہلے مستند کتب سے لغوی پھر اصطلاحی تعریفات بیان کی گئی ہیں۔ اس کے بعد متعلقہ قرآنی آیات مع حوالہ پیش کی گئی ہیں۔ قرآن کے بعد موضوع سے متعلق صحیح احادیث کو باحوالہ جمع کر دیا گیا ہے اور احادیث بھی دو حصوں میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ پہلے حصہ میں ان احادیث کو جمع کر دیا گیا ہے جن کا براہ راست موضوع سے تعلق ہو یا عنوان اس حدیث میں آیا ہو دوسرے حصے میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں موضوع کا مفہوم موجود ہے۔ اس کے بعد موضوع کی مناسبت سے آپؐ کی عملی زندگی سے تطبیق دینے کے لئے سیرت طیبہؐ سے عملی واقعات واعمال پیش کئے گئے ہیں آخر میں موضوع سے متعلق آثار صحابہ، اقوال صحابہ تابعین وتبع تابعین بیان کرنے کے ساتھ موضوع کے عملی وعقلی